خطبہ نمبر

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤْتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

# الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 24 اگست 2020ء | 05 محرم الحرام 1442 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:200

## ارشاد باری تعالیٰ

وَ الَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۔

(سورۃ العنکبوت:70)

اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

## فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي ، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي ، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا ، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً ۔

(الصحیح البخاری کتاب التوحید باب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَيُحَذِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَه، حدیث ۷۴۰۵)

”حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آ جاتا ہوں۔“

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

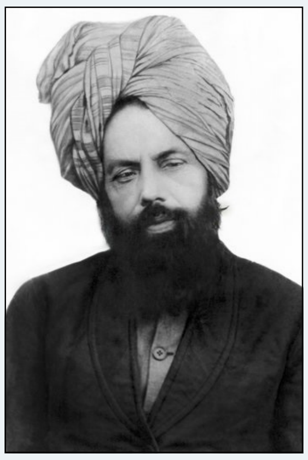

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گدھ اور کتے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیئے ہیں پس تم اُس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔“

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21-22)

## فرمان خلیفہ وقت

### اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے مستقل اور لمبی کوشش

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کی تلاش کرنے والے ہی اللہ تعالیٰ کو پا سکتے ہیں۔ یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے مختلف درجے ہیں جو ایک جُہد مسلسل سے اللہ تعالیٰ کی توجہ کو جذب کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان بالغیب اور اس کی طاقتوں اور صفات پر کامل ایمان اس مسلسل کوشش کی طرف انسان کو مائل کرتا ہے۔ اگر صرف عقل کے ترازو سے اللہ تعالیٰ کی پہچان کی کوشش ہو گی تو اللہ تعالیٰ نظر نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی طرف آنے کے راستے نہیں دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اس کے راستوں کی تلاش کے لئے پہلی کوشش بندے نے کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پہچان کے لئے بھی بندے کو اندھیرے میں نہیں رکھا کہ کس طرح راستے تلاش کرنے ہیں؟ سب سے اوّل اس زمانہ کے لئے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لے کے قیامت تک کے زمانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کو ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس میں سے راستے تلاش کرو۔ اس سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ انسان کو راستوں کی نشاندہی کرتا رہا ہے۔ اور پھر انبیاء کے ذریعے سے نشانات اور عجائبات دکھا کر اپنی ہستی کا ثبوت بھی پیش کرتا ہے تا کہ ان چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کے راستوں کی پہچان ہو سکے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 03 ستمبر 2010ء بمطابق 03 تبوک 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

## اس شمارہ میں


- سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (ایدہ اللہ)
- خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (ایدہ اللہ)
- علامات ظہور امام مہدی علیہ السلام

## دربارِ خلافت

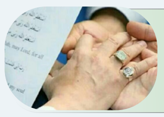

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ (آل عمران:93)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم ہر گز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ مضمون بیان فرمایا ہے جسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والے مومنین نے ہی بہتر رنگ میں سمجھا ہے۔ اس کا سب سے بڑھ کر اظہار تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کیا جنھوں نے اپنا مال، اپنی جان، اپنا وقت دین کے لئے قربان کیا۔ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے ’’اَلۡبِرّ‘‘ کی حقیقت کو سمجھا۔ یعنی نیکی کے اس معیار کو سمجھا اور حاصل کرنے کی کوشش کی جو نیکیوں کا اعلیٰ ترین معیار تھا۔ جو تقویٰ کا اعلیٰ معیار تھا۔ جو اخلاق کا اعلیٰ معیار تھا۔ جو مالی قربانی کرنے کا اعلیٰ معیار تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا اعلیٰ معیار تھا۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میرا ایک باغ ہے جو بیر حاء کے نام سے جانا جاتا ہے اور مسجد نبوی کے قریب ہی وہ باغ تھا۔ انہوں نے عرض کی کہ مجھے اپنی جائیدادوں میں سے سب سے زیادہ پیارا یہی باغ ہے۔ آج مَیں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب لن تنالوا البر ... الخ حدیث 4554)

تو یہ معیار تھے صحابہ کے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قربانیوں کا سب سے زیادہ اِدراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو ماننے والوں کو ہی ہے اور اس کا سب سے زیادہ عملی اظہار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی کرتے ہیں۔ آج دنیا تو مال و دولت سمیٹنے کی دوڑ میں لگی ہوئی ہے۔ احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو پیسہ کماتے ہیں دولت کماتے ہیں اور جب انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ اپنا مال پیش کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس مسلسل تربیت کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری فرمائی ہے۔ مختلف موقعوں پر مختلف پیرائے میں اور مختلف نصائح کے ساتھ آپ نے ہمیں قربانیوں کی نصیحت فرمائی۔ چنانچہ ایک موقع پر مالی قربانی کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے (خواب میں دیکھے) کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا۔ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کہ حقیقی نیکی کو ہر گز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے‘‘۔ (حقوق العباد ادا کرنے کے لئے یہ فرمایا کہ حق العباد کے لئے اس کا بہت بڑا حصہ، اس کی ضرورت مال کی ضرورت ہے)۔ فرماتے ہیں کہ ’’اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔‘‘ (حقوق العباد بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔ مضبوط نہیں ہوتا۔ پکا نہیں ہوتا۔) فرمایا کہ ’’جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔‘‘ (دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے) ’’اور اس آیت میں، لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔‘‘ (یعنی وہ کسوٹی ہے جس سے تقویٰ کو پرکھا جاتا ہے۔) فرمایا کہ ’’ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور

بقیہ صفحہ 8 پر

## سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

### Holy is He Who Watches over me

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اسکی جودومنت
اس سے ہے دل کی بیعت دل میں ہے اسکی عظمت
بہتر ہے اسکی طاعت, طاعت میں ہے سعادت
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
اس بن نہیں گزارا غیر اس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

یا رب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں
تونے دیا ہے ایماں، تو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہرآں تو ہے رحیم و رحماں
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

Every comfort we enjoy Is His Gift and Grace;
Every heart is pledged to Him And is filled with His Grandeur.
We had better submit to Him alone, For in it lies all felicity and auspiciousness;
Blessed be this day; Holy is He Who watches over me.

He alone is the Succour and Support of all;
His mercy is manifest. He alone is Dear to us;
He alone is our Beloved. He alone is Indispensable;
Everything other than Him is false.
Blessed be this day; Holy is He Who watches over me.

The favour is Yours, O Lord; I am but an offering at Your threshold.
You have granted the faith; You alone are the Protector at all times.
Your Grace covers us every moment; You are the Most Gracious, Ever-Merciful.
Blessed be this day; Holy is He Who watches over me.

[Mahmud ki Amin, Ruhani Khaza'in, Vol. 12, pp. 319-320]

(برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک میں جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے احباب جماعت احمدیہ پھیل چکے ہیں۔ جماعتی پروگراموں میں روایت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام مترنم آواز میں پڑھا جاتا ہے، لیکن اکثر بچے اور نوجوان جو اردو زبان بول چال کی حد تک جانتے ہیں اسے سمجھنے سے محروم رہتے ہیں۔ روزنامہ الفضل آن لائن گاہے گاہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام مع انگریزی ترجمہ شائع کرے گا تا کہ ایسے جماعتی پروگراموں میں بھی ترجمہ پڑھا جاسکے نیز والدین گھروں میں بھی بچوں کو اس روحانی مائدہ کے معانی بھی بتا سکیں۔ ادارہ)

# خلاصہ خطبہ جمعہ

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 اگست 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

### حضرت زبیرؓ پہلے شخص تھے جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی تلوار نیام سے نکالی

مکرم معراج احمد صاحب شہید ابن محمود احمد صاحب (ڈبگری گارڈن ضلع پشاور)، مکرم ادیب احمد ناصر مربی سلسلہ ابن محمد ناصر احمد ڈوگر صاحب (عہدی پور ضلع نارووال)
اور مکرم حمید احمد شیخ صاحب ابن شیخ محمد حسین صاحب (اسلام آباد پاکستان) کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

### عشرہ مبشرہ میں شامل آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابیحضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21/اگست 2020ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مکرم صہیب احمد صاحب کے حصے میں آئی۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کے ذکر میں آج جن صحابی کا ذکر ہوگا وہ ہیں حضرت زبیر بن عوامؓ۔ آپؓ کی والدہ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب تھیں اسی طرح آپؓ حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے بھی تھے۔ حضرت زبیرؓ کی اہلیہ اسماء حضرت ابو بکرؓ کی صاحب زادی تھیں یوں آپؓ آنحضرت ﷺ کے ہم زلف بھی تھے۔ عشرہ مبشرہ میں شامل حضرت زبیرؓ اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھے یا پانچویں شخص تھے۔ اسی طرح آپؓ حضرت عمرؓ کی مقرر کردہ اُس چھ رکنی کمیٹی کا حصّہ تھے جسے حضرت عمرؓ نے اپنے بعد انتخابِ خلافت کے لیے نامزد فرمایا تھا۔ جب حضرت زبیرؓ نے نوعمری میں اسلام قبول کیا تو آپؓ کے چچا چٹائی میں لپیٹ کر دھواں دیتے تاکہ آپؓ اسلام ترک کردیں لیکن آپؓ کے پایہ ثبات میں کبھی لغزش نہ آئی۔

حضرت زبیرؓ کی والدہ حضرت صفیہ آپؓ کو بچپن میں اس لیے مارتی تھیں تاکہ آپؓ بہادر اور نڈر بنیں۔ حضورِ انور نے اس مضمون پر مشتمل حضرت صفیہؓ کے بعض اشعار پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ اُن کا تربیت اور بہادر بنانے کا طریقہ تھا، ضروری نہیں کہ ہم کہیں کہ یہ بڑا اچھا طریقہ تھا۔ عموماً تو آج کل اس سے اعتماد میں کمی آتی ہے۔

حضرت زبیرؓ حبشہ کی طرف دونوں ہجرتوں میں شریک ہوئے۔ ہجرتِ مدینہ کے موقعے پر آپؓ نے حضرت منذر بن محمد کے پاس قیام کیا۔ آپؓ کی اہلیہ حضرت اسماءؓ سفر ہجرت کے دوران امید سے تھیں چنانچہ قبا کے مقام پر عبد اللہ بن زبیرؓ کی ولادت ہوئی۔ تو حضرت اسماءؓ انہیں لے کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے نومولود کو گود میں لیا اور اپنا لعابِ مبارک اُس کے منہ میں ڈالا۔ پھر آپؐ نے کھجور کو چبا کر اُس کے منہ میں رکھا اور برکت کی دعا کی۔ عبد اللہ پہلا بچہ تھا جو اسلام میں پیدا ہوا۔ آنحضور ﷺ نے ہجرت سے قبل حضرت زبیرؓ کی مؤاخات حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ قائم فرمائی اور ہجرتِ مدینہ کے بعد آپؓ حضرت سلمہ بن سلامہ کے دینی بھائی ٹھہرے۔ حضرت زبیرؓ نے اپنے بیٹوں کے نام نیک فال کے طور پر شہدا کے نام پر رکھے تھے۔ حضرت زبیرؓ کے بیٹے نے ایک موقعے پر آپؓ سے آنحضور ﷺ کی روایات بیان نہ کرنے کے متعلق پوچھا تو آپؓ نے فرمایا کہ مَیں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے مَیں نبی کریم ﷺ سے کبھی جدا نہیں ہوا لیکن مَیں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کی اُس نے جہنم میں ٹھکانہ بنا لیا۔ آپؓ اس وجہ سے احتیاط کیا کرتے تھے۔

حضرت زبیرؓ پہلے شخص تھے جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی تلوار نیام سے نکالی۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک دفعہ حضرت زبیر مکّے کی کسی گھاٹی میں آرام کر رہے تھے کہ آنحضور ﷺ کی شہادت کی خبر سنائی دی، آپؓ اپنی تلوار سونت کر تیزی سے نکلے۔ راستے میں رسول اللہ ﷺ ملے اور آپؐ نے زبیرؓ کو روک لیا اور تلوار سونتنے کی وجہ دریافت کی تو آپؓ نے عرض کی کہ مَیں نے ارادہ کیا تھا کہ تمام اہلِ مکّہ کو قتل کردوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے آپؓ کے لیے خصوصی دعا کی۔ آپؓ غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ بدر کے دن دو گھڑسواروں میں سے ایک زرد عمامہ باندھے ہوئے حضرت زبیرؓ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے آپؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ فرشتے زبیر کے مشابہ عمامہ باندھے ہوئے اترے ہیں۔ حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا یعنی یوں فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ غزوۂ احد کے دن آنحضرت ﷺ نے مُثلہ شدہ لاشوں کے قریب ایک عورت کو دیکھا تو ناپسند فرمایا کہ وہ یہ تکلیف دہ منظر دیکھے۔ حضرت زبیرؓ نے پہچان لیا کہ یہ اُن کی والدہ صفیہ ہیں جو اپنے بھائی حمزہ کی تکفین کے لیے دو چادریں لائی تھیں۔ آنحضور ﷺ کو جب یہ بتایا گیا تو آپؐ نے حضرت صفیہ کو حضرت حمزہؓ کی لاش دیکھنے کی اجازت دے دی۔ اس موقعے پر حضرت صفیہ نے غیر معمولی صبر اور حوصلے کا مظاہرہ فرمایا۔

غزوۂ خندق کے موقعے پر آنحضرت ﷺ کی تحریک پر حضرت زبیرؓ نے خود کو بنو قریظہ کی خبر لانے کے لیے پیش کیا تھا۔ اس موقعے پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیرؓ ہیں۔

غزوۂ خیبر میں یہود کا مشہور سردار مرحب مارا گیا تو اُس کے بھائی یاسر نے مَنْ یُبَارِز کا نعرہ بلند کیا۔ حضرت زبیرؓ اس کے مقابلے کے لیے آگے بڑھے اور وہ آپؓ کے ہاتھوں مارا گیا۔

جب حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے آنحضور ﷺ کے ایک فیصلے کی خبر پر مشتمل خط ایک عورت کے ہاتھ اہلِ مکّہ کو بھجوایا تو آنحضور ﷺ نے حضرت علیؓ، مقدادؓ اور زبیرؓ کو وہ خط لینے کے لیے بھجوایا تھا۔ حضرت حاطب کی اس لغزش پر حضرت عمرؓ سخت سیخ پا ہوئے اور انہیں قتل کرنے کی اجازت چاہی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حاطب غزوۂ بدر میں شریک ہوچکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی نسبت آسمان سے جھانک کر فرمایا ہے کہ تم جو کچھ کرتے رہو مَیں تمہیں معاف کرچکا ہوں۔

فتح مکّہ کے دن زبیرؓ گھوڑے پر سوار فوج کے بائیں جانب تھے۔ جب آنحضور ﷺ نے اپنی چھڑی سے ھبُل نامی بُت کو گرایا تو آپؓ نے ابوسفیان کو احد کے دن غرور سے لگایا گیا نعرہ اُعل ھبُل یاد کرایا۔

غزوۂ حنین کے دن حضرت زبیرؓ نے نہایت جاں نثاری سے ثابت قدم رہتے ہوئے کفّار کا مقابلہ کیا اور نیزے کا وار کرکے کافر سرداروں سے گھاٹی کو خالی کرایا۔

جنگِ یرموک میں حضرت زبیرؓ نے صحابہ کے اصرار پر حملہ کیا تو اس قدر سرعت سے کفار کی صفیں چیرتے ہوئے نکلے کہ کوئی آپؓ کا ساتھ نہ دے سکا۔ مصر کے معرکوں کے دوران حضرت عمرو بن العاصؓ کی درخواست پر حضرت عمرؓ نے دس ہزار فوج اور چار افسر بھجوائے اور فرمایا کہ ان میں سے ہر افسر ایک ہزار فوج کے برابر ہے۔ اُن چار افسروں میں سے ایک حضرت زبیرؓ بھی تھے۔

حضرت عمرؓ کی مقرر کردہ چھ رکنی خلافت کمیٹی نے جب اپنا اختیار تین افراد کے سپرد کرنے کا سوچا تو زبیرؓ نے اپنا اختیار حضرت علیؓ کے سپرد کیا۔ حضورِ انور نے انتخابِ خلافت حضرت عثمانؓ کا مفصّل واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت زبیرؓ کا ذکر ابھی چل رہا ہے باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

خطبے کے دوسرے حصّے میں حضورِ انور نے تین مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز ہائے جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پہلا ذکر مکرم معراج احمد صاحب ابن محمود احمد صاحب آف ڈبگری گارڈن ضلع پشاور کا تھا۔ جماعت کے خلاف جاری تازہ مہم کے باعث آپ کو مخالفینِ احمدیت نے 12/اگست کو اِن کے میڈیکل سٹور کے سامنے فائرنگ کرکے شہید کر دیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بوقتِ شہادت مرحوم کی عمر تقریباً 61 برس تھی۔ شہید نماز باجماعت کے پابند، خلافت سے بے انتہا عقیدت رکھنے والے، مالی قربانیوں میں پیش پیش، بڑھ چڑھ کر دعوت الیٰ اللہ کرنے والے، اور ہمدردیٔ خلق کے نمایاں اوصاف کے مالک تھے۔ طویل عرصہ جماعت پشاور کے سیکرٹری ضیافت رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ اور تین بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔

دوسرا جنازہ مکرم ادیب احمد ناصر مربی سلسلہ ابن محمد ناصر احمد ڈوگر صاحب عہدی پور ضلع نارووال کا تھا۔ مرحوم 9/اگست کو 27 برس کی عمر میں ٹائیفائیڈ کے سبب مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے جولائی 2017ء میں جامعہ احمدیہ کی تعلیم مکمل کی تھی اور نظارت اصلاح و ارشاد کے تحت کام کر رہے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہر دل عزیز، سادہ طبیعت اور نرم لہجے کے مالک تھے۔ وقف کی حقیقی روح کو سمجھ کر زندگی بسر کرنے والے تھے۔ ایک کمرے کے سینٹر میں جہاں مکمل سامان میسر نہ تھا آپ نے بڑی جاں فشانی سے ڈیوٹی دی۔

تیسرا جنازہ مکرم حمید احمد شیخ صاحب ابن شیخ محمد حسین صاحب کا تھا۔ مرحوم 12/اگست کو ہارٹ اٹیک کے باعث پچاسی برس کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شیخ نور احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔ مرحوم نہایت مخلص، نمازوں کے پابند، مالی تحریکات میں بھرپور حصّہ لینے والے تھے۔ آپ چارٹرڈ آرکیٹیکٹ تھے اور اسلام آباد پاکستان میں آئی اے اے اے ای (IAAAE) کے چیئرمین کے طور پر اور دیگر مختلف حیثیتوں میں خدمات انجام دیتے رہے۔ مرحوم کے پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

# خطبہ جمعہ

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 جولائی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے

### اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں

### حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں حضورؑ کی بعثت کے مقاصد کا بیان

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۳ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۵

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۶ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

آج صبح ہم نے عید بھی پڑھی ہے اور آج جمعہ بھی ہے۔ جب عید اور جمعہ ایک دن جمع ہو جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ملتا ہے کہ جو لوگ چاہیں جمعے کے بجائے ظہر کی نماز ادا کر لیں۔ اس کی اجازت ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی ہے ایک ایسے ہی موقعے پر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم تو جمعہ پڑھیں گے۔ اور آپؐ نے جمعہ پڑھا تھا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوات باب ما جاء فیما اذا اجتمع العیدان فی یوم حدیث ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲)

اِس لیے مَیں نے امیر صاحب کو اس کی روشنی میں یہی کہا تھا کہ جو ظہر کی نماز پڑھنا چاہیں بے شک ظہر کی نماز باجماعت پڑھ لیں اور جمعہ نہ پڑھیں۔ ویسے بھی آج کل کے حالات میں مسجد میں زیادہ لوگ جمع تو ہو نہیں سکتے۔ گھروں میں ہیں اور گھروں میں اگر فارغ ہیں تو پھر جمعہ جس طرح پہلے پڑھتے تھے اسی طرح اب بھی پڑھ سکتے ہیں پڑھ لیں اور جن کی مصروفیت ہے وہ ظہر کی نماز بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن ہم یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی پیروی میں آج جمعہ پڑھ رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں بھی اسی طرح ایک دفعہ عید الاضحیٰ آئی اور جمعہ بھی تو مختلف لوگوں نے اپنی دلیلیں پیش کیں کہ ظہر کی نماز پڑھنی چاہیے جمعہ نہیں ہونا چاہیے۔تو جو لوگ ظہر کی نماز پڑھنے پر زور دے رہے تھے ان کو آپؓ نے اس کا بڑا اچھا جواب دیا۔ فرماتے ہیں کہ ہمارا رب کیسا سخی ہے کہ اس نے ہمیں دو دو عیدیں دی ہیں۔ اب جس کو دو دو چپڑی ہوئی چپاتیاں ملیں، گھی لگی ہوئی دو دو روٹیاں ملیں وہ ایک کو کیوں ردّ کرے گا۔ وہ تو دونوں لے لے گا۔سوائے اس کے کہ اسے کوئی خاص مجبوری پیش آ جائے۔ اور اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے کہ اگر کوئی مجبور ہو کر ظہر کی نماز پڑھ لے جمعہ نہ پڑھے تو دوسرے کو نہیں چاہیے کہ اس پر طعن کرے اور بعض لوگ ایسے ہیں جنہیں دونوں نمازیں ادا کرنے کی توفیق ہو (یعنی نماز عید بھی اور نماز جمعہ بھی) تو دوسرے کو نہیں چاہیے کہ ان پر اعتراض کرے اور کہے کہ انہوں نے رخصت سے فائدہ نہیں اٹھایا۔تو بہرحال رخصت تو ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہم تو جمعہ پڑھیں گے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 2 صفحہ 208 تا 210 خطبہ عید الاضحیٰ بیان فرمودہ 11 فروری 1938ء)

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ ہم آج جمعہ پڑھ رہے ہیں لیکن خطبہ مختصر دوں گا۔ اس کے لیے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اقتباسات لیے ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کے مقصد کو بیان فرمایا ہے۔ اپنی جماعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے اور حقیقت میں زندہ نبی ہونے کے بارے میں بھی بڑا پُرمعارف ارشاد فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور مرتبہ کو بھی بیان فرمایا ہے۔ ہمارے مخالفین ہم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو کم کرتے ہیں۔ پاکستان میں ہمارے مخالفین اسمبلیوں میں یہ قرار دادیں پاس کروا کر بڑا فخر کر رہے ہیں کہ دیکھو ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے ساتھ، نام کے ساتھ خاتم النبیین کے لفظ کو لکھنا لازمی قرار دے کر آپؐ سے محبت کا اور آپؐ کے مقام کا کیسا زبردست اظہار کیا ہے۔ اگر ان کے دل بھی حقیقت میں ان کی اس بات کی گواہی دے کر انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنے والا بنا رہے ہیں تو یقیناً بڑی اچھی بات ہے لیکن ان کے عمل نے تو انہیں اس سے کوسوں دُور کر دیا ہے جو تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں واپس جا کر اس تعلیم اور اس اسوے کو اپنائیں جو آپؐ نے دی اور جس پر عمل کیا تو مسلمان مسلمانوں کی گردن کاٹنے والا نہ ہو۔ پھر یہ لوگ زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادقؑ کی بیعت میں دوڑتے ہوئے آئیں۔

یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے خاتم النبیین کے لفظ کو لکھنا لازمی قرار دے کر عظیم کارنامہ انجام دے دیا ہے اور احمدیوں کے راستے میں کوئی روک کھڑی کر دی ہے۔ ان عقل کے اندھوں کو یہ نہیں پتہ کہ احمدی تو سب سے زیادہ خاتم النبیینؐ کے مقام کا ادراک رکھتے ہیں اور یہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں وہ طاقت ہے جس کے قریب بھی یہ لوگ نہیں پھٹک سکتے۔ آپؑ کے ہر ہر لحہ اور عمل میں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عشق و محبت کا اظہار ہے کہ ان لوگوں کی سوچیں بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے شمار ارشادات ہیں، تحریرات ہیں، فرمودات ہیں۔ اس وقت میں دو تین نمونے کے طور پر پیش کروں گا۔ اپنی بعثت کے مقصد اور سلسلے کی ترقی کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے آپؑ مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔مسلمانوں کے لیے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ کامل فرمانبرداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنا اور آپؑ نے فرمایا دوسرا مقصد کیا ہے؟ عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔ دنیا اس کو بالکل بھول جاوے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔فرمایا کہ میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جو کام نفاقِ طبعی اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ اگر میرے دل میں کوئی منافقت ہے، گند ہے تو پھر ایسے کاموں میں برکت نہیں پڑتی بلکہ ان کے نتیجے فوراً ظاہر ہو جاتے ہیں۔ وہ تو (پھر) ہلاک ہو جائیں گے، ختم ہو جائیں گے۔فرمایا کہ کیا کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ (المؤمنون:29) کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھا ہوا اور کذاب ہو، سخت جھوٹا ہو۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔ فرمایا کہ کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔ جھوٹا بندہ ہے تو اس کا جھوٹ اس کو ہلاک کرنے کے لیے کافی ہے لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسولؐ کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لیے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو۔ اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ بندوں کے کام نہیں ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس کام کو شروع کیا ہے تو اس کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟ چیلنج ہے یہ۔ جتنی مخالفت ہوتی ہے اتنی جماعت احمدیہ کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہوتی ہے۔فرمایا کہ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دوکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اس کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔فرماتے ہیں اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے۔تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہو گا۔

فرمایا کہ مخالفت کی میں پروا نہیں کرتا، وہ تو ہوتی ہے۔ میں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کے لیے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔ دنیا کی تو عجیب حالت ہے۔ انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو مگر دوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی فوق العادت ہو رہی ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ دو سو سے زائد ممالک میں مخلصین موجود ہیں، آپؑ کی بیعت میں آنے والے موجود ہیں۔ جب آپؑ نے بیان فرمایا اس وقت سینکڑوں میں ہوتے تھے اور آج تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال کے سال لاکھوں میں بیعتیں ہوتی ہیں۔فرمایا کہ اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 148تا149)

پس آپ علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ اپنی حالتوں کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالیں اور یہی دشمن کا منہ بند کرنے کا اور دشمن پر فتح یاب ہونے کا اصل طریق ہے۔

پھر اپنے اور اپنی جماعت کے کامل ایمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت کا اعلان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَیں سچ کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اور میری جماعت مسلمان ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر اسی طرح ایمان لاتی ہے جس طرح پر ایک سچے مسلمان کو لانا چاہئے۔ میں ایک ذرّہ بھی اسلام سے باہر قدم رکھنا ہلاکت کا موجب یقین کرتا ہوں اور میرا یہی مذہب ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اب کوئی راہ نیکی کی نہیں۔ہاں یہ بھی سچ ہے کہ میں ہرگز یقین نہیں کرتا کہ مسیح علیہ السلام اسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر گئے ہوں اور اب تک زندہ قائم ہوں۔ اس لئے کہ اس مسئلہ کو مان کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین اور بے حرمتی ہوتی ہے۔ میں ایک لحظہ کے لیے اس ہجو کو گوارا نہیں کر سکتا۔سب کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور مدینہ طیبہ میں آپؐ کا روضہ موجود ہے۔ ہر سال وہاں ہزاروں لاکھوں حاجی بھی جاتے ہیں۔ اب اگر مسیح کی نسبت موت کا یقین کرنا یا موت کو ان کی طرف منسوب کرنا بے ادبی ہے تو پھر مَیں کہتا ہوں کہ آنحضرتؐ کی نسبت یہ گستاخی اور بے ادبی کیوں یقین کر لی جاتی ہے؟ آپؐ کے بارے میں کیوں کہا جاتا ہے کہ آپؐ فوت ہوئے اور مدفون ہیں۔ فرمایا: مگر تم بڑی خوشی سے کہہ دیتے ہو کہ آپؐ نے وفات پائی۔ مولود خواں بڑی خوش الحانی سے واقعاتِ وفات کا ذکر کرتے ہیں اور کفار کے مقابلہ میں بھی تم بڑی کشادہ پیشانی سے تسلیم کر لیتے ہو کہ آپؐ نے وفات پائی۔ فرمایا: پھر میں نہیں سمجھتا کہ حضرت عیسیٰ کی وفات پر کیا پتھر پڑتا ہے کہ نیلی پیلی آنکھیں کر لیتے ہو۔ (اب بھی یہی بعض لوگ بعض فرقے، بعض علماء شور مچاتے رہتے ہیں کہ یہ دیکھو جی انہوں نے کیا کرلیا۔ کچھ تو عیسیٰ علیہ السلام کے انکاری ہو گئے کہ آنا ہی نہیں اور کچھ کہتے ہیں آئے گا لیکن یہ نہیں، ابھی جو زندہ موجود ہیں۔)

بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمیں بھی رنج نہ ہوتا کہ اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی وفات کا لفظ سن کر ایسے آنسو بہاتے مگر افسوس تو یہ ہے کہ خاتم النبیین اور سرور دو عالم کی نسبت تو تم بڑی خوشی سے موت تسلیم کر لو اور اس شخص کی نسبت جو اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے بھی قابل نہیں بتاتا زندہ یقین کرتے ہو اور اس کی نسبت موت کا لفظ منہ سے نکالا اور تمہیں غضب آجاتا ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب تک زندہ رہتے تو ہرج نہ تھا اس لیے کہ آپ وہ عظیم الشان ہدایت لے کر آئے تھے جس کی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی اور آپؐ نے وہ عملی حالتیں دکھائیں کہ آدم سے لے کر اس وقت تک کوئی اس کا نمونہ اور نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ فرمایا: میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے وجود کی جس قدر ضرورت دنیا اور مسلمانوں کو تھی اس قدر ضرورت مسیح کے وجود کی نہیں تھی۔ پھر آپؐ کا وجود باجود وہ مبارک وجود ہے کہ جب آپؐ نے وفات پائی تو صحابہ کی یہ حالت تھی کہ وہ دیوانے ہو گئے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے تلوار میان سے نکال لی اور کہا کہ اگر کوئی آنحضرت ﷺ کو مردہ کہے گا تو میں اس کا سر جدا کر دوں گا۔ اس جوش کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کو ایک خاص نور اور فراست عطا کی۔ انہوں نے سب کو اکٹھا کیا اور خطبہ پڑھا۔ (اور وہاں یہ آیت بھی پڑھی کہ) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران 145) یعنی آنحضرت ﷺ ایک رسول ہیں اور آپؐ سے پیشتر جس قدر رسول آئے وہ سب وفات پا چکے ہیں۔ فرمایا کہ اب آپ غور کریں اور سوچ کر بتائیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر یہ آیت کیوں پڑھی تھی اور اس سے آپ کا کیا مقصد اور منشا تھا؟ اور پھر ایسی حالت میں کہ کُل صحابہ موجود تھے۔ میں یقیناً کہتا ہوں اور آپ انکار نہیں کر سکتے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کی وجہ سے صحابہ کے دل پر سخت صدمہ تھا اور اس کو بے وقت اور قبل از وقت سمجھتے تھے۔ وہ پسند نہیں کر سکے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کی خبر سنیں۔ ایسی حالت اور صورت میں کہ حضرت عمرؓ جیسا جلیل القدر صحابی اس جوش کی حالت میں ہو ان کا غصہ فرو نہیں ہو سکتا تھا بجز اس کے کہ یہ آیت ان کی تسلی کا موجب ہوتی۔ اگر انہیں یہ معلوم ہوتا یا یہ یقین ہوتا کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں تو وہ تو زندہ ہی مر جاتے۔ وہ تو آنحضرتؐ کے عشاق تھے اور آپؐ کی حیات کے سوا کسی اَور کی حیات کو گوارا ہی نہ کر سکتے تھے پھر کیونکر اپنی آنکھوں کے سامنے آپؐ کو وفات یافتہ دیکھتے اور مسیح کو زندہ یقین کرتے یعنی جب حضرت ابو بکرؓ نے خطبہ پڑھا تو ان کا جوش فرو ہو گیا۔ اُس وقت صحابہ مدینہ کی گلیوں میں آیت پڑھتے پھرتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے۔ اُس وقت حسان بن ثابتؓ نے ایک مرثیہ لکھا جس میں انہوں نے کہا۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِيْ عَلَيْكَ النَّاظِرُ

مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

چونکہ مذکورہ بالا آیت نے بتا دیا تھا کہ سب مر گئے۔ اس لیے حسانؓ نے بھی کہہ دیا کہ اب کسی کی موت کی پروا نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی زندگی صحابہ پر سخت شاق تھی اور وہ اس کو گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ اس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یہ پہلا اجماع تھا جو دنیا میں ہوا اور اس میں حضرت مسیح کی وفات کا بھی کلّی فیصلہ ہو چکا تھا۔

(ماخوذ از لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 260 تا 262) (ملفوظات جلد 8 صفحہ 224-227)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا۔'' کوئی پہلو باہر نہیں رہا۔ علمی بھی اور عملی بھی اور سچائی کے معیاروں کا بھی اور ثابت قدمی کا بھی اور علم اور عرفان کا بھی وہ نمونہ تھا تو انسان کامل کہلایا۔ پھر فرمایا کہ ''...... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔'' یعنی کہ روحانی زندگی ان کو مل گئی۔ حضرت خاتم الانبیاء وہ مبارک نبی کہ ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ ''وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور ذکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ''۔

(اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا حقیقی ادراک عطا کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر ہم جھکنے والے ہوں۔ اور یہی طریق ہے۔ ہم اپنے عمل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ثابت کریں گے اور اپنے دلوں میں اسے بٹھائیں گے تو ہم مخالفین کی مخالفت کا جواب دے سکیں گے یعنی ہماری عملی حالتیں ان مخالفین کی مخالفت کا جواب دیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

☆...☆...☆

## پیارے حضور کی دعاؤں کی تازہ تحریک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اگست 2020ء میں فرمایا:

آجکل مخالفت پاکستان میں پھر زوروں پر ہے بلکہ ممبران اسمبلی بھی جھوٹی باتیں ہماری طرف منسوب کر کے عوام کے جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ غلط طور پر ان لوگوں کی غلط حرکات کو پیش کیا جاتا ہے جن کا جماعت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور پھر پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ احمدی تھے حالانکہ وہ ان کا ان حرکت کرنے والوں کا جماعت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اسی طرح آجکل سستی شہرت کے لئے ہر گھسا پٹا انسان جو ہے وہ یوٹیوب پر جماعت کے خلاف اپنے پروگرام بنا کر اور غلط باتیں منسوب کر کے سمجھتا ہے کہ میں بڑا ثواب کا کام کر رہا ہوں حالانکہ نیک نیت نہیں ہیں وہ لوگ صرف اپنی سستی شہرت چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شریروں کے شر ان پر الٹائے۔ ان دنوں میں خاص طور پر پاکستان کی جماعت کو بھی دنیا میں بھی دعائیں ہمیں بہت زیادہ کرنی چاہئیں۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

(ترجمہ: اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! پس تو میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔)

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ بہت پڑھیں۔

(ترجمہ نمبر 1۔: اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

ترجمہ نمبر 2۔: اے اللہ! تو ہی ان پر ایسا وار کر جس سے ان کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور ہم ان کی شرارتوں سے بچ جائیں۔ (خطبہ جمعہ 30 مئی 2014ء)

درود شریف بہت پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محفوظ رکھے ان شریروں کے شر سے۔ جوں جوں یہ دشمنی بڑھ رہی ہے توں توں ہمیں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے۔

(ادارہ)

# علامات ظہور امام مہدی علیہ السلام

(منیب احمد)

آخری زمانہ میں جہاں فرقہ بندی اور فتنہ وفساد کے ظہور اور ان کے ذریعہ ہونے والی تباہی وبربادی کی خبر دی گئی ہے وہاں امتِ محمدیہ کو ہلاکت سے بچانے کے لئے عیسیٰ ابن مریم جیسے عظیم الشان وجود کے نجات دہندہ بن کر ظاہر ہونے کی بھی بشارت دی گئی ہے جسے امام مہدی کے لقب سے بھی نوازا گیا ہے۔اس مضمون میں شیعہ مسلک کی احادیث کی مشہور کتاب بحار الانوار میں سے چند نہایت اہم حوالے پیش کیے گئے ہیں جن میں نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ امام مہدی کے ظہور کی علامات بیان کی گئی ہیں۔ بحار الانوار شیعہ مسلک کے مشہور عالم علامہ محمد باقر مجلسی کی تصنیف ہے جو 1037 تا 1111ھ میں اصفہان ایران میں گزرے ہیں۔بحار الانوار انٹرنیٹ پر پی ڈی ایف میں بارہ جلدوں میں موجود ہے جن میں سے جلد نمبر 12 میں آخری زمانہ میں نازل ہونے والے امام مہدی کے ظہور کی علامات پر مشتمل احادیث کو جمع کیا گیا ہے شیعہ اصطلاح میں امام مہدی کو امام قائم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ چنانچہ ان میں سے چند احادیث درج ذیل ہیں۔

## امام مہدی کے ظہور کے وقت مسلمانوں کی عمومی حالت

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

میری امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا جس میں لوگوں کا باطن گندہ ہوگا اور ان کا ظاہر حسین وخوبصورت ہوگا۔ دنیا حاصل کرنے کی حرص میں لگے رہیں گے اور جو (ثواب واجر) اللہ کے پاس ہے اس کی خواہش بھی نہ کریں گے۔ان کے ہر کام میں بے دھڑک ریاکاری ہوگی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر بالعموم عذاب مسلط ہوگا اور وہ دعا غریق پڑھتے رہیں گے مگر ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔ (ص 76)

موجودہ زمانہ میں امتِ مسلمہ کی عمومی حالت کا کتنا واضح نقشہ کھینچا گیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

اہل عرب کو ڈرنا چاہئے کیونکہ ان کے لیے بہت برا زمانہ آنے والا ہے اس لیے کہ امام قائم کے ساتھ ان میں سے کوئی فردِ واحد بھی خروج نہ کرے گا۔ (ص 341)

یعنی عربوں کی اکثریت ابتداء میں امام مہدی پر ایمان نہ لائے گی۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

آپ وہی کریں گے (یعنی امام مہدی) جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا یعنی اپنے پہلے کے تمام رواسم کو ختم کردیں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ایام جاہلیت کے تمام رسم ورواج کو ختم کردیا تھا۔اور اسلام کو ایک جدید انداز سے پیش کریں گے۔ (ص 383)

حضرت مسیح موعودؑ نے حکم عدل ہونے کی حیثیت میں مسلمانوں میں موجود تمام رسم ورواج کو قرآن وحدیث کی روشنی میں حل کرکے پیش کیا گویا اسلام کو جدید انداز میں اور اس کے حقیقی رنگ میں پیش فرمایا۔

## امام مہدی کا روحانی مقام

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:۔

امام قائم اپنے اصحاب میں سے ایک کو بلا کر فرمائیں گے کہ تم اہل مکہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اے اہل مکہ! میں فلاں کا فرستادہ وقاصد ہوں وہ تم لوگوں سے یہ فرماتے ہیں کہ میں اہلِ بیتِ رحمت اور معدنِ رسالت وخلافت ہوں، میں ذریت محمد ﷺ اور انبیاء کا خلاصہ ہوں۔ (ص 2585)

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ امام قائم فرمائیں گے۔

اے گروہ خلائق سنو! جو شخص حضرت آدمؑ اور حضرت شیثؑ کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی آدم اور شیث ہوں۔جو شخص حضرت نوحؑ اور ان کے فرزند سام کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی نوح اور سام ہوں۔اور جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے میں وہی ابراہیم واسماعیل ہوں۔اور جو حضرت موسیٰؑ اور حضرت یوشعؑ کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے میں وہی موسیٰ ویوشع ہوں۔ اور جو حضرت عیسیٰؑ اور حضرت شمعون کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی عیسیٰ وشمعون ہوں۔آگاہ رہو!اور جو شخص حضرت محمد ﷺ اور حضرت امیر المومنین کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی محمد ﷺ اور امیر المومنین ہوں۔ آگاہ ہو کہ جو امام حسنؓ وامام حسینؓ کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی حسن وحسین ہوں اور جو امام حسین کی اولاد میں سے جو ائمہ ہیں انہیں دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی ائمہ ہوں۔میری پکار پر لبیک کہو اور آؤ میں وہ تمام باتیں تمہیں بتاؤں گا جو بتائی جاچکی ہیں اور وہ باتیں بھی بتاؤں گا جو اب تک نہیں بتائی گئی ہیں۔ (ص 483)

ان احادیث میں امام مہدی کے بلند وارفع روحانی مقام کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:۔

ان (امام قائم) کی شب انتہائی خوف کے عالم میں بسر ہوگی اور ان کا دن انتہائی امن اور بے خوفی کے عالم میں بسر ہوگا۔ ان پر شب وروز وحی نازل ہوتی رہے گی۔ (ص 458)

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

اے ابو محمد! میرے پدر عالی قدر نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک زیب تن فرمائی تو وہ زمین تک لٹک آئی، پھر میں نے پہنی تو میرے لیے بھی ایسی ہی ثابت ہوئی۔اب وہ زرہ امام قائم کے لیے محفوظ ہے اور وہ ان کے جسم پر اسی طرح ٹھیک آئے گی جس طرح حضرت رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر پر ٹھیک تھی۔ (ص 311)

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

کیا میں تمہیں وہ قمیص دکھاؤں جسے پہن کر امام قائم ظہور فرمائیں گے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔تو آپ نے ایک بستہ منگوایا اسے کھولا، اس میں سے ایک قمیص نکالی پھر اسے پھیلا دیا، تو اس کی بائیں آستین پر خون لگا ہوا تھا۔ اسے دکھا کر آپ نے فرمایا۔یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی وہ قمیص ہے جسے آپ اس دن زیب تن کئے ہوئے تھے جس دن آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔ یہی قمیص پہن کر امام قائم قیام فرمائیں گے۔ (ص 388)

حضرت مسیح موعودؑ کے بلند مقام ومرتبہ کی طرف اشارہ ہے۔ نیز یہ کی آپ کو بھی رسول اکرم ﷺ کی اتباع میں مصائب وشدائد کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ابنِ عباس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

ان (ائمہ) میں سے نواں میرے اہل بیت کا قائم اور میری امت کا مہدی ہوگا جو خصائل وشمائل، اقوال وافعال میں تمام لوگوں میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا۔ (ص 437)

## روحانی علوم ومعارف کا نزول

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:۔

بلاشبہ اللہ کی کتاب اور سنت نبی اللہ کا علم ہمارے قائم کے دل میں اس طرح روئید ہوگا (اُگے گا) جس طرح کوئی بہت عمدہ زراعت اُگتی ہے۔ (ص 308)

امام مہدی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم وعرفان عطا کیا جائے گا چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان کتب کا مجموعہ روحانی خزائن اس کا واضح ثبوت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک ایسا مرد (نہ پیدا ہو جائے) خروج نہ کرے جو حضرت داؤد اور آلِ داؤد علیہ السلام کی طرح فیصلے نہ کرلے، وہ کسی مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہ کرے گا۔ (ہر شخص کا فیصلہ اپنے علم کی بنیاد پر کرے گا)۔ (ص 312)

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

جب (حضرت) قائم آلِ محمد ﷺ ظہور وقیام کریں گے تو وہ بھی حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کی طرح (مقدمات کا) فیصلہ کریں گے اور کسی مقدمے میں کسی سے ثبوت نہیں طلب کریں گے۔ (ص 313)

حضرت مسیح موعودؑ کے حکم عدل ہونے کی طرف اشارہ ہے نیز یہ کہ آپ اپنے خداداد علم کی بنیاد پر مذہبی تنازعات کا فیصلہ کریں گے۔

## سائنسی ترقیات اور ایجادات

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:۔

ان کے لیے زمین سمٹ جائے گی اور زمین میں پوشیدہ خزانے ان پر ظاہر ہوجائیں گے۔ان کی سلطنت سارے مشرق ومغرب پر پھیل جائے گی، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے اپنے دین کو ظاہر وغالب کرے گا خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔ (ص 78)

زمین سمٹ جائے گی میں اس زمانہ کی تیز رفتار سواریوں کی طرف اشارہ ہے۔زمین میں پوشیدہ خزانے سے مراد زیرِ زمین پوشیدہ معدنیات ہیں جو اس زمانہ میں کثرت سے دریافت ہو رہی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

ایک منادی امام قائم کا نام لے کر ندا دے گا۔عرض کیا گیا۔کیا یہ ندا مخصوص لوگوں کے لئے ہوگی یا عام کے لئے بھی؟ آپ نے فرمایا۔یہ ندا عام ہوگی اور اسے ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گی۔ (ص 93)

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

بلاشبہ حضرت امام قائم کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ایک منادی آسمان سے ندا نہ دے گا جسے پردے میں پردہ نشین عورتیں اور تمام مشرق اور مغرب والے سنیں گے۔ (ص 242)

مندرجہ بالا دونوں احادیث میں بالعموم ایم ٹی اے کی نشریات کی طرف اشارہ ہے اور بالخصوص حضور انور کے خطبات اور خطابات مراد ہیں جو بیک وقت دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ نشر ہوتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

جب امام قائم صاحب الامر کی حکومت ہوگی تو اللہ صاحب برکت وبرتر زمین کے ہر پست کو بلند اور ہر بلند کو پست کر دے گا اور آپ کے سامنے یہ دنیا ایک ہتھیلی کے مانند ہوگی اور کون ایسا شخص ہے جس کی ہتھیلی پر بال رکھا ہوا ہو اور وہ اسے نہ دیکھ لے۔ (ص 330)

اس زمانہ میں جدید ترقیات کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ چنانچہ سمارٹ فون کے ذریعہ انسان اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر دنیا کی ہر قسم کی معلومات تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

جب امام قائم ظہور وقیام فرمائیں گے تو آپ روئے زمین پر جتنے ممالک ہیں ان میں اپنا ایک ایک آدمی روانہ کریں گے اور اس سے فرمائیں گے کہ تمہارے لیے ہدایتیں تمہارے ہاتھ کی ہتھیلی میں ہیں، جب بھی کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو کہ جو تمہاری سمجھ میں نہ آئے کہ تم اس میں کیا فیصلہ کرو تو تم اپنی ہتھیلی پر نظر کرو اور اس پر جو ہدایت درج ہو پڑھ کر اس پر عمل کرنا۔ (ص 405)

چنانچہ آج دنیا کے ہر خطہ میں جماعت احمدیہ کے مشن قائم ہیں اور ان میں مقرر کردہ حضور کے نمائندے جب چاہیں اپنے سمارٹ فون کے ذریعہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر حضرت امیرالمومنین کی ہدایات دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

امام قائم کے دور میں اگر کوئی مرد مومن مشرق میں ہوگا اور وہ اپنے برادر کو جو مغرب میں ہوگا دیکھنا چاہے گا تو دیکھ لے گا اور اسی طرح مغرب والا مشرق والے کو دیکھ لے گا۔ (ص 462)

واضح طور پر انٹرنیٹ کے ذریعہ وڈیو چیٹنگ اور سکائپ کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے امام قائم کی مدد کرنے والے گروہ کے بارہ میں فرمایا:۔

اور خدا کی قسم میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے نام کیا ہیں، وہ کس قبیلے سے ہوں گے، ان کے سردار کا کیا نام ہوگا اور اللہ جس طرح چاہے گا انہیں اٹھائے گا۔ کسی قبیلے سے ایک کسی سے دو کسی سے تین کسی سے چار کسی سے پانچ کسی سے چھ کسی سے سات کسی سے آٹھ اور کسی سے نو۔ اس طرح وہ اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ جمع ہو جائیں گے۔ (ص 343)

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے والے ابتدائی صحابہ کی تعداد بھی 313 ہے جن کا ذکر حضورؑ نے اپنی تصنیف انجام آتھم میں کیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

جب ہمارے قائم کا ظہور ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کی قوت سماعت اور قوت بصارت میں اتنا اضافہ کر دے گا کہ ان لوگوں اور امام قائم کے درمیان قاصد کی ضرورت نہ رہے گی۔ امام اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے جو کچھ فرمائیں گے وہ یہ لوگ سنیں گے اور جب نظر اٹھائیں گے تو اپنے امام کی زیارت کر لیں گے۔ (ص 346)

ایم ٹی اے اور سکائپ یعنی وڈیو چیٹنگ کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے تمام انبیاء و رسل جو کچھ لائے وہ صرف دو حروف ہیں اور تمام لوگ دو حروف سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ جب حضرت امام قائم ظہور کریں گے تو باقی پچیس حروف کو ظاہر کریں گیاور اسے دو حرفوں میں ملا دیں گے اور پورے ستائیس حروف کے علم کو پھیلائیں گے۔ (ص 347)

اس حدیث میں دین کے علوم مراد نہیں بلکہ علم الابدان یعنی سائنسی علوم کی غیر معمولی ترقیات کی طرف اشارہ ہے۔ اس زمانہ کی جدید ترقیات وایجادات حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے بعد شروع ہوئی ہیں۔

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:۔

گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا جو سال بھر میں دو مرتبہ تم لوگوں کو بونس عطا کرے گا اور مہینے میں دو مرتبہ روزی (تنخواہ) دے گا۔ اور اس کے زمانے میں علم وحکمت تم لوگوں کو اس قدر ملے گی کہ ایک عورت اپنے گھر بیٹھی ہوئی کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے مطابق فیصلہ خود ہی کرے گی۔ (ص 382)

اس زمانہ میں تنخواہ مہینے میں دو دفعہ ملتی ہے اور بونس بھی ملتے ہیں۔ اسی طرح انٹرنیٹ کی بدولت دنیا کے ہر قسم کے علوم تک رسائی حاصل ہوگئی ہے۔

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:۔

ذوالقرنین کو دو سحابوں (بادل) میں سے ایک کو اپنی سواری کے لیے منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے نرم ومتواضع سحاب کو منتخب کر لیا۔ اور صعب وسخت سحاب کو تمہارے صاحب امر کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ سحاب صعب (سخت بادل) کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ یہ وہ ابر ہے جس میں گرج وچمک ہو بجلیاں کوندتی ہوں۔ وہ تمہارے صاحب امر کی سواری ہوگا۔ (ص 315)

موجودہ زمانے میں ہوائی جہازوں کی سواری کی طرف اشارہ ہے جو اپنے پیچھے دھوئیں کے بادل بھی چھوڑتے ہیں، بجلی بھی کوندتی ہے اور گرج بھی ہوتی ہے۔

حضرت امام علی بن موسیٰ نے فرمایا:۔

یہی وہ ہوں گے جن کے لیے طی الارض ہوگا (زمین سمٹ جائے گی) ان کے جسم کا سایہ نہ ہوگا، یہی وہ ہوں گے کہ ایک منادی جن کے نام کا آسمان سے اعلان کرے گا اور تمام لوگوں کو ان کی طرف دعوت دے گا جس کو تمام اہل زمین سنیں گے۔ (ص 317)

جسم کا سایہ نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ امام مہدی کے زمانے میں روشنی کا ایسا انتظام ہوگا کہ انسانوں کے جسم کا سایہ نظر نہ آئے گا۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو انہیں جاہلوں کی طرف سے اس سے بھی زیادہ شدید مزاحمتوں کا سامنا ہوگا جن مزاحمتوں سے رسول اللہ ﷺ کو دور جاہلیت کے جاہلوں کے ہاتھوں سامنا پڑا تھا۔ وہ اس طرح کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے تو وہ لوگ پتھروں، چٹانوں، کھجور کے اونچے اونچے درختوں اور لکڑی کے تراشے ہوئے بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ہمارا قائم اس وقت آئے گا جب لوگ اللہ کی کتاب سے غلط تاویلیں اخذ کر کے آپ کے سامنے دلیلیں پیش کریں گے۔ مگر خدا کی قسم امام قائم ان لوگوں کے گھروں میں اپنا عدل اس انداز سے قائم کریں گے جس طرح ان کے گھروں میں سردی اور گرمی داخل ہو کر اپنا نفوذ قائم کر لیتی ہے۔ (ص 399)

حضرت مسیح موعودؑ کا سامنا بھی ان جاہل علماء سے ہوا جو قرآن کی آیات کی غلط تاویلات کر کے آپؑ کے دعاوی کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ حدیث کے آخری حصہ میں ایم ٹی اے کی نشریات اور اس کی ٹرانسمشن کی طرف اشارہ ہے جو ہر ایک کے گھر میں اس طرح داخل ہو چکی ہے جیسے سردی اور گرمی۔

## امام مہدی کے ظہور کی دیگر علامات

حضرت امام علی نے فرمایا:۔

گویا میں عجمیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے خیمے مسجد کوفہ میں نصب ہیں اور وہ لوگوں کو تنزیل کے مطابق قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔ (ص 403)

تنزیل سے مراد یہ ہے کہ امام مہدی پر بھی وہی علوم ومعارف نازل کئے جائیں گے جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ کے پیروکار انہیں علوم ومعارف کی روشنی میں قرآن کی تعلیم دیں گے۔

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:۔

اس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب اصحاب امام قائم مسجد کوفہ میں اپنے خیمے نصب کریں گے اور پھر مسلمانوں کے سامنے ایک امر جدید پیش کریں گے جو اہل عرب پر بہت گراں ہوگا۔ (ص 404)

عربوں کے لئے سب سے گراں بات یہی ہے کہ امام مہدی نے تو عربوں میں سے ہونا تھا۔

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:۔

تین سو تیرہ اصحاب امام قائم اولاد عجم ہوں گے جن میں سے بعض دن کے وقت بادلوں میں سوار ہو کر آئیں گے جن کے نام، ان کے آباء کے نام، ان کے نسب اور ان کے حلیے سب معلوم ہیں اور بعض اپنے بستروں پر سوئے ہوئے ہوں گے مگر صبح کو مکہ میں نظر آئیں گے۔ (ص 414)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے صحابہ کے نام بمع ولدیت، نسب وحلیہ اپنی تصنیف انجام آتھم میں بیان فرمائے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:۔

اس مسجد (مسجد کوفہ) کے وسط میں ایک چشمہ تیل کا، ایک چشمہ دودھ کا اور ایک چشمہ پانی کا مومنین کے پینے کے لیے اور ایک چشمہ پانی کا اور ہے جو مومنین کے طہارت کے کاموں کے لیے ہے۔ (ص 426)

چنانچہ اس زمانے میں پینے کے پانی اور دیگر ضروریات کے استعمال کا پانی الگ الگ اور کثرت میں دستیاب ہے۔ اسی طرح تیل اور دودھ بھی کثرت کے ساتھ تقریباً ایک ہی قیمت پر دستیاب ہیں بالخصوص عرب ممالک میں۔

حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:۔

امام قائم کا نام امام مہدی اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ تمام امور پوشیدہ وخفی کی طرف راہنمائی کریں گے۔۔۔ نیز ہر شخص اپنے گھر میں بھی بات کرتے ہوئے ڈرے گا کہ کہیں گھر کی دیواریں ہی اس کے خلاف گواہی نہ دے دیں۔ (ص 460)

اس زمانہ میں ترقی یافتہ حکومتوں کے پاس جاسوسی کے آلات اور ذرائع اتنے ہیں کہ لوگ اپنے گھروں میں بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے۔ انٹرنیٹ، جی پی ایس، سمارٹ فون اور ای میل وغیرہ ہر ذریعہ سے حکومتوں کو عام آدمی تک رسائی حاصل ہے۔

سفیان بن ابراہیم جریری نے بیان کیا کہ ان کے والد نے فرمایا:۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

اللہ تعالیٰ امام قائم کو ایک ایسے مختصر سے گروہ کے ساتھ بھیجے گا جو لوگوں کی آنکھوں میں سرمے سے بھی کم ہوں گے۔ (ص 116)

جیسا کہ انبیاء کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ابتداء میں ان پر بہت کم لوگ ایمان لاتے ہیں اسی طرح امام مہدی پر بھی ابتداء میں بہت کم لوگ ایمان لائیں گے۔

حضرت امام جعفرصادق نے فرمایا:۔

امام قائم کا ظہور طاق سالوں میں سے کسی سال میں ہی ہو گا جیسے ایک، تین، پانچ، سات یا نو۔ (ص 254)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی بنیاد 1889ء میں رکھی جو کہ طاق سال ہے۔

حضرت امام جعفرصادق نے فرمایا:۔

امام قائم کا دورِحکومت انیس سال ہوگا اور اس کے دن اور مہینے طویل ہوں گے اور یہ ایک رازِقدرت ہے جو ہم لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ (ص 357)

1889ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت کی بنیاد رکھی اور 1908ء میں آپؑ کا وصال ہوا جو پورا انیس سال کا عرصہ ہے۔

جیسا کہ آغاز میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ صرف چند احادیث ہیں جو نمونہ کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ ایسی بے شمار احادیث ہیں جن میں امام مہدی کے ظہور کی علامات نہایت تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے علم میں اضافہ فرمائے اور ہم سب حضرت مسیح موعود مہدی دوراں کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

نوٹ۔ بحار الانوار درج ذیل لنک پر موجود ہے۔

http-//www.shiamultimedia.com/05-books/urdu/Baqir%20Majlisi%20-%20Bahar-ul-Anwar%20-%20Volume % 2012.pdf

(ادارہ)

## بقیہ: دربارِ خلافت ...... از صفحہ 2

بقیہ: دربارِ خلافت ...... از صفحہ 2

محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دین کے لئے) ایک ضرورت بیان کی اور وہ کُل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 95-96۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ اعلیٰ ترین معیار ہے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم فرمایا اور آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم فرمایا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر گھر کا کُل سامان لے کر آ گئے۔ حضرت عمر گھر کا نصف سامان لے کر آ گئے اور اسی طرح باقی صحابہ بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق قربانیاں دیتے رہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور یہی وہ روح اور معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ مثالیں دے کر ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بہت سے احمدی ہیں جو قربانیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب وہ قرآن اور حدیث میں اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پڑھتے ہیں تو اس بات پر ان کو یقین بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے اموال اور نفوس میں برکت کا بھی فرمایا ہے۔ جب انسان اپنی پیاری ترین چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس کو بڑھا کر دیتا ہوں اور سات سو گنا تک بھی دے سکتا ہوں اور اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہوں۔ تو جب احمدی یہ قربانی کرتے ہیں اور جب احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق خرچ کرتے ہیں تو ان کو یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر دے گا اور ہمارے سے بھی یہ سلوک کرے گا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ ''جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے''۔ یہ بڑی ضروری چیز یاد رکھنے والی ہے۔ دھوکے سے کمائی ہوئی کمائی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ پاک کمائی قبول کرتا ہے۔ اور فرمایا کہ ''جس نے پاک کمائی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا (چاہے وہ کھجور کے برابر ہی کمائی ہو) اور اسے بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی''۔ فرمایا کہ ''جیسے تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور اسے بڑا جانور بنا دیتا ہے''۔

(صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ من کسب طیب ... الخ حدیث 1410)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3/ نومبر 2017ء)

☆ ... ☆ ... ☆

# آج کی دعا

''اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے۔ ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا۔ اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا۔ اور ہمیں ظاہر اور باطن فواحش سے بچا اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکرِ خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا۔ اور اے اللہ! ہم پر نعمتیں مکمل فرما''۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ)

یہ پیارے رسولِ کریم ﷺ کی شیطان کے حملوں سے بچنے کی جامع دعا ہے۔ اپنے بچوں کو جدید ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے غلط اثرات سے بچانے کے لئے اس دعا کو کثرت سے پڑھنا چاہئے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کے متعلق فرماتے ہیں:

''یہ دعا ہے جو دنیاوی غلط تفریح سے بھی روکنے کے لئے ہے۔ دوسری ہر قسم کی فضولیات سے روکنے کے لئے ہے، شیطان کے حملوں سے روکنے کے لئے ہے۔ آج بھی دنیا میں تفریح کے نام پر مختلف بے ہودگیاں ہو رہی ہیں۔ جب انسان کانوں، آنکھوں میں برکت کی دعا کرے گا۔ جب سلامتی حاصل کرنے اور اندھیروں سے روشنی کی طرف جانے کے لئے دعا کرے گا، جب بیویوں کے حق ادا کرنے کی دعا کرے گا، جب اولاد کے قرۃ العین ہونے کی دعا کرے گا تو پھر بے ہودگیوں اور فواحش کے طرف سے توجّہ خود بخود ہٹ جائے گی۔ اور یوں ایک مؤمن پورے گھر کو شیطان سے بچانے کا ذریعہ بن جاتا ہے''۔ (خطبہ جمعہ 20 مئی 2016)

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

| 24جون2020ء | | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | | 04:43 | 18:44 |
| مدینہ منورہ | 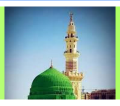 | 04:39 | 18:48 |
| قادیان | | 04:33 | 19:02 |
| ربوہ | | 04:13 | 18:42 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | | 04:35 | 20:05 |